

<p>جلد سوم</p> <p>شعر          لاش کسکے بعد کون سا رہا          کسکے کسکے کسکے کسکے          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>	<p>۳۵۸</p> <p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>	<p>کلیات قرینہ و دلیر</p> <p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>
<p>امارہ سرگنایے یہ یہ نامدار ہے          شاہد کہ اب کسی کا اُسے انتظار ہے</p>	<p>و سخن کیا ہر پانی کا سماں کے سینے          سامان کیسے کیسے ہیں لگان کے لینے</p>	<p>ترجمی سے تھا جو ترجمی کا لاشہ ملا ہوا          شے کے حضور چشم چمن تھا کھلا ہوا</p>
<p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>	<p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>	<p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>
<p>تجو نہیں سلام کی امید اتنے ہے          آیا کوئی ملک ہے وہ یا قوم جس سے ہے</p>	<p>کاغذ ہوا کٹ کا رہا یہ اسکے بند معاہدہ          آتا کسی کا نام ہے وہ پوچھتا ہوا</p>	<p>کہتے تھے گاہ لاش مدار دیکھ کر          اب رستے تم نہیں مجھے ناچار دیکھ کر</p>
<p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>	<p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>	<p>شعر          لاش کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>
<p>پیش کا بھینجا باب کی خدمت میں آیا ہوں          بیمار کا ضعیف کا پہنچا م لایا ہوں</p>	<p>ہر ہر اور کسکے کسکے کسکے کسکے          کسکے کسکے کسکے کسکے</p>	<p>ظاہر ہوا یہ بعض ہی قوم پسند کا          ناشاہد معاہدہ ہے سپاہ بزرگ کا</p>

<p>یہ نظر سے ملامت ہو جو نہ سنا گیا یا نہ سنا ہے یا نہ سنا ہے یا نہ سنا ہے کھینچنے کی بیخود واداشت کی تلبا غش اس کو کھینچنے کی آرا گیا</p>	<p>مکرمین ہو جو سب سے وعدہ کر گیا یہ یقین کہ سطح کسوں میں نہیں تھا ال ذرا ہو تو ہر قدر برابر اور</p>	<p>غالی کو سب بلانے پر دودھ کا کھینچ کر گھاسا تھو لیکے تو خضر کے پانچ سروں میں اسے پیر شاہ ارفقا تک کہ بلانے کا ہی رنگ ہو صلا</p>
<p>لکھ لکھ کے نام لکھو نے سب لکھا ہوں شکو نے حرف خط کے اپنے شانے میں</p>	<p>پچھو میں جیسے ہو ہی اس کا یقین مجھے تم چھوڑ دو وہا کو تو ق نہیں مجھے</p>	<p>تا حال اہتمام سے فارغ نہیں ہوئے تم نامہ و پیام سے فارغ نہیں ہوئے</p>
<p>یہ لکھ لکھ غرضی دفتر امام نے بہی کی شکل پھر کئی لکھو نے اپنے مضمون کا بڑھا جو سب عالی مقام نے کھینچ لکھا اور دفتر تاشا کا کام ہے</p>	<p>جو ایک ہر ایک کو شکو سے جو کھینچ اور نہ کرنا نہ تاشا دن پر غرضی اس کو نام لکھا اور جو نہیں ہے میں اس تمام پر سب التیو لیک گیا</p>	<p>لکھو نے غلی جو یوں بوران جا کو حضور شاہ بہ اپنے کیا بیان یوں شغل باہری کیا کام جو بیان کو کرا خط لایا اور شاہ تاشا کان</p>
<p>طاقت کھٹی ہو رہی فرقت کھٹی نہیں جسد سے تم گئے ہو میں دیکھی نہیں</p>	<p>شہ بولے اسک یہ نہیں ہی اگر ہے ہیں گو یا کہ غم میں بیاسکے آنتو جو اپنے ہیں</p>	<p>کسو کو ملک کے واسطے کئے بلایا ہے کس کا پیام بہ شتر اسوار لایا ہے</p>
<p>ہر دن تک چین کو شہرت کا خوب اکبر کو خوب بھیجا بیان اولیٰ خباب بہی لکھا کہ اور ہر اب اپنے تاب میں نہ باؤں جو کہ ہوشی و ہوشی</p>	<p>لکھا اور کچھ پر غرضی خطا جو وہ اور شاہ حضور شاہ وہ حضور اکابر جو سب سے اپنے کچھ دیکھا تھا اور علم کچھ کہ بیجاں علی کو ہوشی و ہوشی</p>	<p>سردار فرخ شام نے تو نے کیا بنا شاہ ہو جو چین تھا سب بتا چکو تھا را اس ہی بنا شاہ کہ لکھا ہر دن یہ میر کو میں بھیجا چھوٹا</p>
<p>گھر میں دو اعدا کو بھی اسراں کچھ نہیں گھر گئی تو دشمن کا سامان کچھ نہیں</p>	<p>لے لگا کہ خوف مجھے اب زیادہ ہے شاید کسی کا شہ کی ملک کو ارادہ ہے</p>	<p>فاصلہ نہ میرے میر غضب کا نشانہ ہے لہر کہ بہ شتاب بہا نے روانہ ہے</p>

<p>۵۲۱          جیہ دنیا پر سکر شاہ دین          بولے کہ کیوں کوفتاشانی آیتا نہیں          پھر بولے کیسویں عمر سے عین          سب سے پر اب بھی تو بھلا نہیں</p>	<p>۵۲۲          لے تھے جن کی زکریا پر لعین          اور اڑا دیں بظرف اتنا ہی ان کو زین          اگلا بولوں جب نہ بولیں دین          قوم اپنے نوم جوں کی ذوق نہیں</p>	<p>۵۲۳          سب نے ہی نہ حال انصاف میں حساب کیا          فانی سنگدل نہ بھی آسوت دویا          باکرے سے مال وہ نہ لیا ان کیا          سرور کو اس طرح سے پکارا وہ عیا</p>
<p>۵۲۴          رستے میں رہ کے نہ کیا دانه پانی ہی          اسپر بھی کسی کسی تجھے بدگمانی ہی</p>	<p>۵۲۵          ہوئی ملک بلانی جو مجھ بیکسہ کہ          کاہیکو پھیرتا میں جنوں کی سپاہ کہ</p>	<p>۵۲۶          ابل سے اپنے الفت صغر اخصاؤ تم          وقت نماز عصر ہو اسر کٹاؤ تم</p>
<p>۵۲۷          کبریا پتیا کھونٹے آئے ہوا ہوا          اور وسیاہ انہیں آکھونے میں          عیاں کی رائیگی آکھونے حضور          کچھو کب بلانی تو اس وقت کیا حضور</p>	<p>۵۲۸          فدا نخل میں تھوڑو دروڑو          کوئی کہ مرستہ بچا اور بچا          مجھ لے آئے انہیں کس کوئی پر          سب بدگمانی سے نہ رہا مجھے ذوق نہیں</p>	<p>۵۲۹          سر نہ لے لوں دبا عسک کو اب          بچو کر سر نہ لے لوں لیکن یہ نظریہ          آئی تو ملت اب نہیں اس کی نافرمانی          کھوں جو اب بھی جو بچ گیا</p>
<p>۵۳۰          الیہ کو گھوسکے جیسے رہن ہم خا سے ڈر          تمہت نہ کر امام پہ اعظم خا سے ڈر</p>	<p>۵۳۱          نہ کوئی آیا ہی نہ کسی کو ملا یا ہی          قاصد یہیری میں کا خط لیکے آیا ہی</p>	<p>۵۳۲          صغر کا نامہ اہل حرم کو سنا لوں          قاصد کو جا کے لاشہ لکیر دیکھا تو لوں</p>
<p>۵۳۳          ہوتا کب بلائے گا کہ چکھو صلا          آئی ہوئی ایک کون کیوں تھوڑا بھلا          بیسی خا سے فوج ملاک کر گیا          تیری مدد نہ چکھو اور ہوتی زارا</p>	<p>۵۳۴          چکھو نہیں جو ہم سن کا نہیں آراہ          نظر صید دون پہ سے پروردہ          تیری مہضنا نظر ترازوں میں خا          زین بھی تو جان حال پر صغر آکھتا ہوا</p>	<p>۵۳۵          یکتہ شاہ آئے در خمیہ کے ترن          صغر کا امیر بھی تھا جو شاہ ترن          تھی وہ نہ بھی کھڑی تھی بضع          لے لے گیا کسی کو نہ تھیں</p>
<p>۵۳۶          کی عرض اور کچھ نہیں اسدم ہوس مجھے          یار کسی مدد کی حمایت نہیں مجھے</p>	<p>۵۳۷          اب تک کسی نے ایسے تم ہیں سے کہین          آیا کہین شہید ہوا اور وہ رہے کہین</p>	<p>۵۳۸          الہ یا خط ہی فاطمہ دیکر کا لکھا          پیش آیا یہ اب سے مری تقدیر کا لکھا</p>

<p><b>تعمیر</b>          پہلے اس شہزادہ نے فرمایا تو ایسا          ایسا نہ ہو جسے کبھی نہ مرنے کا          قاصد ہو والا ایسا نصیب آسان نہ          ہو تو میرے ایک بیٹے کو کرون خدا</p>	<p><b>تعمیر</b>          کہنا جو امداد ہو لے لے          کہنے کا کہتے تے ب کا جو تمام          آباد اس کے قتل ہو کر جو تمام          تمام نماز تیار ہو پھر لطفہ حرام</p>	<p><b>تعمیر</b>          ہر کام بجا بکار کی بن          ہر کام کو فطرت سے لے کر سوزدن          کھینچنے فاطمہ نے نہایت کے جو بن          اہل حرم اور کلبے سے لے کر نوزدن</p>
<p>شہ سے کہا تو داخل انصار ہو چکا          بیٹی کا لایا خط مہر انجوار ہو چکا</p>	<p>بے سم سے کہیں کا کہہ دن اہم کی          ہوو گی کیا قبول نماز اہل شام کی</p>	<p>بہوش میدان ہو میں شہ کو شش الیا          شہ سے پڑھا گیا نہ حرم سے سنا گیا</p>
<p><b>تعمیر</b>          قاصد کے مرض کی از قوت کمال          کا شہر میں زیادہ کرون کی اور جہاں          تیار کر کے لکھو گا کہو گا نہ بکا حال          جیچے کہ لکھو گا کہو گا نہ بکا حال          ہر وہ کہ لکھو گا کہو گا نہ بکا حال</p>	<p><b>تعمیر</b>          قاصد کو پر سنا تھا جو شہ سے کہا          نہ کھینچنے قتل کے پیران خط          کیوں کو وہ خط لکھو گے میں کام تہا          مغزات کیوں تو نے جو کھینچا اور کہا</p>	<p><b>تعمیر</b>          قاصد کو کھینچا کہ شہ آشاہ          کہہ کر قاصد پوچھے کہ شہ آشاہ          اہل حرم میں جی کا کسی کے فرزند          شہ نظر فرمیں گا کہے نہ اب ہو</p>
<p>صغیر کی کوئی نشانی نہ لایا تو          کہے زیارت علی اکبر نہ آیا تو</p>	<p>کیوں کہ ترسہ باب کو مہلت نہیں ملی          خط کے جواب لکھنے کی فرصت میں ملی</p>	<p>ہر نصف سے بھی کہ ابھی نام پڑھا کہ          ہر راکہ ہوں ہینو نگو عیش ہو گیا</p>
<p><b>تعمیر</b>          قاصد کو جس کی دیکھ کر آرزو تھی          لاشہ تیار آ رہا وہ دنیا چھل گیا          کچھ برساتھ لاشہ اکبر کو دیکھ کر          لاشہ تیار آ رہا وہ دنیا چھل گیا</p>	<p><b>تعمیر</b>          اس سے زیادہ اور آتے بنام قبول          حق قبر میں آسکو وہ دکھ اور قبول          کناری طرف سے یہ صغیر کو اول          میں نہایت ہی غصہ ہو کر تہا قبول</p>	<p><b>تعمیر</b>          قاصد نے عرض تھا کہ لاشہ          شہ سے کہا یہ شہ میں نہ بکا کہ          جلد آرزو میں جی کا کسی کے فرزند          ان جلد آرزو میں جی کا کسی کے فرزند</p>
<p>قاصد جو پاس لاشہ روتا ہوا کہا          ہر شکل منقطع کا بدن تھر تھر گیا</p>	<p>امت کی مغزت کی دعا تو بھی کیجیو          جو کچھ کہہ فاطمہ نے کیا تو بھی کیجیو</p>	<p>جذیبے سر سحر ابدن سے حد اکرون          پھر من نماز عصر ہوئی ادا کرون</p>

<p>شکر و شکر ہو کر شکر نہ ہو          آریا جو اسکے پاس میں ہے تائب علی          ایذا اکیل اس تن حیات کو جو جوان          شکر کر کہ ملامت شکر اتھا جو جری</p>	<p>شکر و شکر ہو کر شکر نہ ہو</p>
<p>خواہر کا نام سننے جو یہ تھر تھر اگیا</p>	<p>اکبر کو یاد دہ مندرہ ہو آگیا</p>
<p>بوجھ بھری شاہ نے فرمایا تائب          اکبر کی زنجی چو تون کے تو تون کیا تو          دیکھیں تیری شکل کو جب وہ وہ تو</p>	<p>بوجھ بھری شاہ نے فرمایا تائب</p>
<p>بو بھائی کے لو کی وہ پیمان جاسکے گی</p>	<p>تو کر بلا میں پہونچا تھا وہ جان جاسے کی</p>
<p>ارشد و اہم کا خاصہ نہ جب          عمارت کو اتار کے تائب بھری          حضرت ہوا امام سے تائب کو تائب          بیان و تائب ہو لکھن سے تائب</p>	<p>ارشد و اہم کا خاصہ نہ جب</p>
<p>دلگیر نامہ بر جودہ پہونچا مدینہ میں</p>	<p>رور کے پٹنے لگی صغیرا مدینہ میں</p>